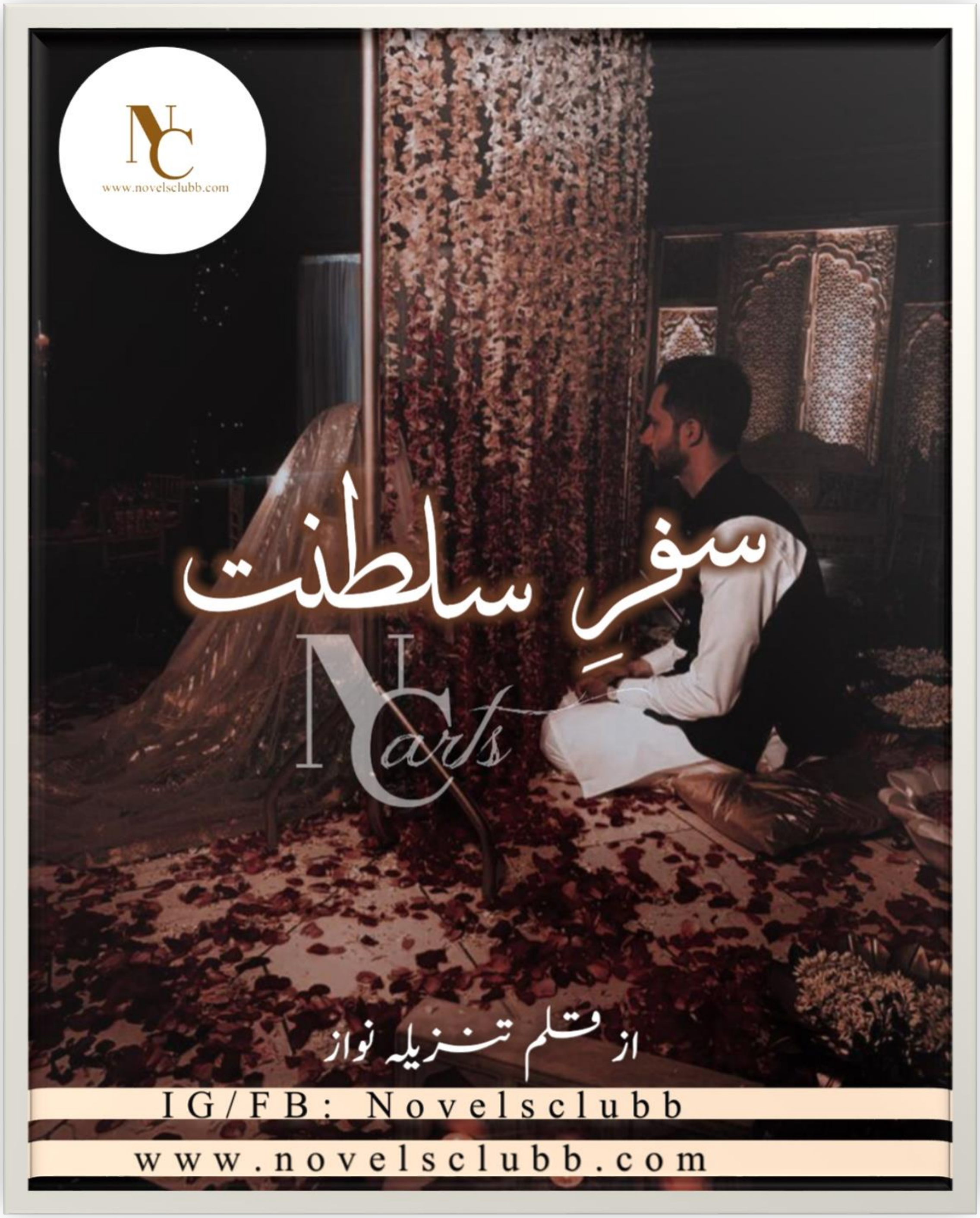
www.novelsclubb.com
سفرِ سلطنت
از قلم تنزیلہ نواز
IG/FB: Novelsclubb
www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

سفرِ سلطنت

از قلم

تنزیلہ نواز

www.novelsclubb.com

وہ سب ابھی شاہ حویلی میں بیٹھے ہوئے تھے جب حوریہ لاؤنج میں داخل ہوئی تھی۔۔

بکھرا حولیہ۔۔ براق حوریہ کی جانب بڑھا تھا۔۔

گڑیا۔۔ براق اور وہاں بیٹھا ہر شخص یہ نیوس دیکھ چکا تھا۔۔

لالا۔۔ و۔ وہ سب جھوٹ ہے میں جانتی ہوں۔۔ حوریہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اپنے دل کو کیسے تسلی دے۔۔

احان نے حوریہ کو اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔

احان لالا۔۔ کیا ہو گیا ہے۔۔ آپ سب ایسے کیوں کر رہے ہیں۔۔ کچھ نہیں ہوا سب ٹھیک ہے۔۔ مراد کی موت نے حوریہ کو گہرے صدمے میں ڈال دیا تھا۔۔

حوری ادھر دیکھو۔۔ براق نے حوریہ کا چہرا اپنے دونوں ہاتھوں میں تھاما تھا۔۔

لالا۔۔م۔میں نے ہر جگہ دیکھا۔۔و۔وہ مجھے نہیں ملا۔۔لالا میں نے تین دفعہ اسے ڈھونڈھا۔۔لالام۔میری کائنات تباہ ہو گئ۔۔حوریہ کی آنکھوں سے آنسو پانی کی طرح بہہ رہے تھے۔۔براق نے اسے خود میں بھینچا تھا۔۔

حوری بس۔۔براق نے اس کے بال سہلائے تھے۔۔

لالا۔۔اسے کہے نہ واپس آجائے۔۔بس ایک دفعہ اسے واپس لے آئیں لالا بس ایک بار۔۔حوریہ اب ہچکیاں لے کر رو رہی تھی۔۔

ادھر آئینہ کا بھی برا حال تھا۔۔لیکن زید خان نے اسے سبھالا ہوا تھا۔۔

اپنی جان سے پیاری اور لاڈلی بہن کی ایسی حالت دیکھ کر اسے اپنا دل پٹھا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔

حوریہ۔۔احان نے حوریہ کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

لالا آپ کی تو سب بات مانتے ہیں نہ بس ایک دفعہ مراد کو بلا لیں۔۔بس ایک دفعہ اسے بُلا دیں۔۔لالا میں مر جاؤں گی اس کے بغیر۔۔ پلیس بُلا دیں اسے۔۔ا۔اسے کسی طرح واپس لے آئیں نہ۔۔حوریہ اذیت کی آخری حد پر تھی۔۔

حوریہ۔۔حوصلہ کرو۔۔عرشیہ نے حوریہ کا ہاتھ تھاما تھا۔۔

عرش۔۔وہ شخص میرا سب کچھ تھا۔۔میری دنیا اُجڑ گئی کیسے حوصلہ کروں میں۔۔

حوریہ کو تکلیف ہو رہی تھی کہ اس نے کیوں جانے دیا مراد کو۔۔

بچے۔۔بس چپ۔۔براق نے اسے خود سے لگایا تھا۔۔

لالا میرے ساتھ ایسے کیوں ہوا۔۔کیوں میرے حصے میں یہ اذیت آئی۔۔کیوں کیا اللہ نے میرے ساتھ ایسے۔۔حوریہ چیخ رہی تھی۔۔آنسو رُکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔۔حوریہ روتے روتے بیحوش ہو چکی تھی۔۔

حوری۔۔ براق نے حوریہ کا چہرا تھپتپایا تھا۔۔ براق نے اسے اپنے بازئوں میں اٹھایا تھا۔۔اور حان نے ڈاکٹر کو کال کی تھی۔۔

حفسہ کو حوریہ اور براق کی بکھڑی حالت دیکھ کر بُرا لگا تھا۔۔ لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔

****

اب کیسی ہے وہ کیا ہوا ہے اسے۔۔ براق نے ڈاکٹر کی جانب دیکھا تھا۔۔

انہیں گہرا صدمہ لگا ہے۔۔ان کا خاص خیال رکھیں انھیں اکیلا مت چھوڑیے گا۔۔ ڈاکٹر کہہ کر جاچکی تھی۔۔

براق حوریہ کے پاس بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا۔۔اس نے حوریہ کا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔۔ حوریہ شاہ دنیا کی وہ پہلی عورت تھی جسے کھونے سے براق شاہ ڈرتا تھا۔۔

براق۔۔عالیہان نے براق کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

ہاں۔۔ براق نے عالیہان کی جانب دیکھا تھا۔۔

تو جا لاؤنج میں۔۔اور پھر عالیہان شاہ براق شاہ کو بہت اچھے سے جانتا تھا۔۔

نہیں۔۔ براق نے حوریہ کا ہاتھ چوما تھا۔۔

سب لوگ کمرے میں ہی موجود تھے۔۔

اور حان بار بار مراد کے نمبر پر کال کر رہا تھا۔۔اس کے دل میں ایک امید سی تھی۔۔ لیکن نمبر بند آ رہا تھا۔۔

عمر کو اس بات کی خبر نہیں تھی کیونکہ اور حان نہیں چاہتا تھا جو تکلیف اس پر گزر رہی ہے وہ عمر بھی جھیلے اسی لیے عمر کو اس بات کے بارے میں نہیں بتایا گیا تھا۔۔

براق ہم باہر چلتے ہیں۔۔ حوریہ کو آرام کرنے دیتے ہیں۔۔احان کی بات پر براق نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔

وہ سب حویلی کے اندر والے لاؤنج میں ہی تھے۔۔

براق اچانک حویلی کے باہر والے لاؤنج میں گیا تھا۔۔

حفصہ کو بے سکونی ہو رہی براق کو ایسے دیکھ کر کیونکہ حفصہ جب بھی اسے ملی تھی وہ ایک مسکراتا ہوا انسان تھا لیکن آج وہ ایک مختلف سا انسان تھا۔۔

آصف کچھ پتا چلا۔۔زید نے کال اسپیکر پر کی تھی۔۔

نہیں سر۔۔کوئی خبر نہیں مل رہی۔۔ہر جگہ ڈھونڈ لیا کسی شہر میں ان کی کوئی خبر نہیں مل رہی۔۔آصف کا لہجہ نارمل تھا۔۔

آصف دوبارہ ڈھونڈو۔۔آصف اور زید کے سب بندے مختلف شہروں میں پھیلے ہوئے تھے۔۔

اوکے سر۔۔زید نے کال کٹ کر دی تھی۔۔

زید۔۔آصف کی بات سن کر آئینہ نے زید کا بازو تھاما تھا۔۔

کچھ نہیں ہوا۔۔زید نے اسے خود سے لگایا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

****

براق دونوں ہاتھوں سے سر تھامے کرسی پر بیٹھا تھا۔۔جب احان اور حفسہ وہاں آئے تھے۔۔

براق۔۔وہ دونوں اس کے برابر بیٹھے تھے۔۔

ہاں۔۔براق نے گہری سانس لے کر حفسہ کو دیکھا تھا۔۔

حوصلہ رکھو۔۔سب صحیح ہو جائے گا۔۔حوریہ کو تمھاری ضرورت ہے۔۔احان نے براق کا ہاتھ تھاما تھا۔۔

ہاں میں جانتا ہوں۔۔براق کے چہرے پر ایک تکلیف نما مسکراہٹ آئی تھی۔۔

آپ ایسے پریشان مت ہوں۔۔سب صحیح ہو جائے گا۔۔اور حوریہ نے بتایا ہے نہ مراد اسے وہاں نہیں ملا۔۔حوریہ کا لہجہ دھیما تھا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ پلین اتنی بُری طرح تباہ ہوا ہے کہ لوگوں کے ڈھناچے تک نہیں ملے۔۔ براق کی امیدیں ختم ہو رہی تھیں۔۔

احان وہاں سے جا چکا تھا۔۔

امید نام سنا ہے۔۔ حفسہ جانتی تھی وہ براق شاہ ہے بہت مضبوط انسان۔۔

امید ہمیشہ ٹوٹی ہے میری اسی لیے امید رکھنا چھوڑ دی ہے۔۔ براق گھاس کو دیکھ رہا تھا۔۔

دعا کریں۔۔ حفسہ کی نظر براق کے چہرے پر تھی۔۔ وہ انسان اس قدر خوبصورت تھا۔۔ اس پر کوئی بھی مر مٹ سکتا تھا۔۔

دعا کا کیا فائدہ جب ہونا وہی ہے جو تقدیر میں لکھا ہے۔۔

دعا وہ واحد چیز ہے جو تقدیر کو بھی بدل سکتی ہے۔۔ دعا سے لاحاصل چیزیں بھی حاصل کی جا سکتیں ہیں۔۔ حفسہ کی بات ہر براق نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اور پھر براؤں آنکھیں ہیزل آنکھوں سے ملی تھی۔۔ براق کی آنکھوں میں تکلیف سی تھی۔۔ حفصہ کی آنکھوں میں زخم سے تھے۔۔

اور اگر ایسا نہ ہوا تو۔۔ براق کی آنکھوں میں ویرانیت تھی۔۔

دعا مانگ کر دیکھیں۔۔ آپ اللہ کے سامنے جھوکیں اللہ ساری کائنات آپ کی جھولی میں ڈال دیتا ہے۔۔ اور آپ نا امید نہ ہوں سب صحیح ہو جائے گا۔۔ حوریہ کو اس وقت آپ کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔۔ حفصہ کی بات پر براق نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔

اندر چلیں۔۔ سب کے ساتھ بیٹھیں دل ہلکا ہو جائے گا۔۔ حفصہ اپنے جگہ سے کھڑی ہوئی تھی۔۔

چلیں۔۔ براق نے حفصہ کو پہلے جانے کا اشارہ کیا تھا جس پر حفصہ مسکرا ہی تھی۔۔

حفصہ کو اس شخص پر حیرت بھی ہوئی تھی۔۔وہ شخص ریجیکٹ ہونے کے بعد بھی اس سے اتنی نرمی سے بات کر رہا تھا اسے اتنی عزت دے رہا تھا۔۔واقعی وہ سب سے الگ تھا۔۔

****

مرادد۔۔رات کے تین بج رہے تھے جب حوریہ کی آنکھ کھلی تھی۔۔

مراد۔۔حوریہ جلدی سے بیڈ سے اتری تھی۔۔اس نے چینیجنگ روم میں چیک کیا تھا وہاں کوئی نہیں تھا اس کے بعد اس نے واشروم میں چیک کیا تھا لیکن وہ کہیں نہ تھا۔۔

حوریہ نے ڈریسنگ ٹیبل کے پاس پڑی مراد کی فریم اٹھائی تھی۔۔

وہ گھٹنوں کے بل زمین پر گری تھی۔۔

مراددد۔۔وہ گہری اذیت سے مراد کی فریم اپنے سینے سے لگائے رو رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

کیوں کیوں ہوا ایسا۔۔ کیوں اللہ میاں کیوں مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا۔۔ مجھے لوٹا دیں۔۔ میرا دل پھٹ جائے گا۔۔ بس ایک بار آجاؤ مراد کہی سے آجاؤ نہ تم تو مجھ سے بہت محبت کرتے تھے نہ کیوں مجھے اکیلا چھوڑ گئے۔۔ حوریہ چیخ رہی تھی۔۔ اذیت حد سے زیادہ ہو رہی تھی۔۔ سینا پھٹنے کو تھا۔۔ آنکھیں اس شخص کو دیکھنے کے لیے ترس رہی تھیں۔۔

حوری۔۔۔ براق بھاگ کر اس کے پاس آیا تھا۔۔

لالا۔۔ حوریہ براق سے لگی چیخ کر رو رہی تھی۔۔ براق نے بھی اسے چپ نہیں کروایا تھا۔۔

اٹھو گڑیا۔۔ بیس منٹ رونے کے بعد براق نے اسے بازو سے پکڑ کر اٹھایا تھا۔۔

لالا مراد۔۔ حوریہ کی تو جیسے زندگی مراد پر شروع اور اسی پر ختم ہو گئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

ادھر لیٹو۔۔ براق نے اسے لیتا یا تھا۔۔ براق اسی کے پاس بیڈ پر بیٹھا اس کے بال سہلا رہا تھا۔۔

وہ دونوں بھائی بہن ایسے ہی تھی۔۔ بچپن میں بھی حوریہ جب روتی تھی۔۔ براق شاہ اُسے ایسے ہی سولاتا تھا۔۔

بیس منٹ بعد حوریہ سوچکی تھی۔۔ براق اس کے پاس ہی بیٹھا تھا اور کب وہ بیٹھے بیٹھے سو گیا اسے پتا ہی نہیں چلا۔۔

****

اقراء شاہ بالکنی سے باہر دیکھ رہیں تھیں۔۔ کب تک ایسے ہی دیکھتی رہیں گیں ۔۔ عباس شاہ نے بھی بالکنی سے باہر لاؤنج میں بیٹھے براق شاہ کی جانب دیکھا تھا۔۔

کتنی عجیب ماں ہونہ میں۔۔ میں اپنے ہی بچے سے بات نہیں کر سکتی۔۔ اقراء شاہ کا لہجہ تکلیف دہ تھا۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے۔۔میرا بیٹا بہت رحم دل ہے۔۔تم اس سے معافی مانگو وہ فوراً معاف کر دے گا۔۔عباس شاہ نے براق شاہ کی جانب دیکھتے ہوئے پیار سے کہا تھا۔۔

کئی سالوں تک وہ میری وجہ سے تکلیف میں رہا ہے۔۔میں نے کئی دفعہ کوشش کی ہے اس سے بات کرنے کی لیکن وہ ہر اس جگہ سے غائب ہو جاتا ہے جہاں میں ہوتی ہوں۔۔اقراء شاہ نے اپنے رخسار سے بہتا آنسو صاف کیا تھا۔۔

ہمارے بچے بکھر گئے ہیں پوری طرح۔۔انہیں اس وقت ہماری سب سے زیادہ ضرورت ہے۔۔میں حوریہ کے پاس جا رہا ہوں تم براق سے بات کرنے کی کوشش کرو۔۔بہت نرم دل ہے میرا بچہ۔۔عباس شاہ نے اقراء شاہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا اب وہ جا چکے تھے۔۔جب کہ اقراء شاہ بھی ہمت کر کے لاؤنج کی جانب بڑھی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

براق شاہ سر جھکائے بیٹھا تھا جب اسے اپنے پاس کسی کی موجودگی محسوس ہوئی تھی۔۔وہ جیسی بھی تھیں اس کی ماں تھیں ان کی خوشبو سے وہ بہت اچھے سے واقف تھا۔۔آخر کو وہ اس کی زندگی کی پہلی عورت تھیں۔۔

براق اپنی جگہ سے جانے کے لیے اٹھا تھا۔۔جب اقراء شاہ نے اس کا بازو پکڑا تھا۔۔

کب تک بھاگو گے اپنی ماں سے۔۔اقراء شاہ براق شاہ سے بات کرنے کو ترس چکی تھیں۔۔

جہاں تک بھاگا جا سکتا ہے۔۔براق شاہ نے ان کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔

کب تک چلے گی یہ ناراضگی۔۔

جب تک موت نہیں آجاتی تب تک۔۔براق نے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔

براق ایسا نہ بولو۔۔اللہ تمھیں میرے حصے کی بھی زندگی دے دے۔۔براق کے منہ سے موت کا الفاظ سن کر اقراء شاہ تڑپ اٹھی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

موت کی بد عا دینے والے زندگی کی دعا دیتے ہوئے اچھے نہیں لگتے۔۔ براق نے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔

مجھے معاف کر دو بچے۔۔۔ میں ستر اسال سے تکلیف میں ہوں۔۔اقراء شاہ کی آنکھ میں نمی آئی تھی۔۔جو براق شاہ کو کمزور کر رہی تھی۔۔

کچھ غلطیوں کی معافی نہیں ہوتی۔۔کچھ لوگوں کی باتیں ہمیشہ کے لیے دل میں رہ جاتی ہیں۔۔جو ہم کبھی بھلا نہیں سکتے۔۔وہ ہمیشہ زخم بن کر ہی ہمارے دل میں رہتی ہیں ایسے زخم جو کبھی نہیں بھرتے۔۔جن کا مرہم کہی نہیں ملتا۔۔براق شاہ کہہ کر اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔جب کہ اقراء شاہ نم آنکھوں سے اسے خود سے دور جاتے ہوئے دیکھ رہیں تھیں۔۔

****

چلو حور یہ باہر چلو ہمارے ساتھ۔۔۔آج اسے کمرے میں بند ہوئے تین دن ہو چکے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

نہیں عرش میرا دل نہیں ہے۔۔حفصہ کی حالت بکھری ہوئی تھی۔۔

پلیس آجاؤنہ۔۔فلزا نے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔۔

میں کوئی بات نہیں سنو گی چلو آجاؤ شاباش۔۔حفصہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کے اسے اٹھایا تھا۔۔

حفصہ۔۔حوریہ کا کوئی دل نہیں تھا کہی جانے کا۔۔

چلو چلو۔۔فلزا نے اسے سلیپرز پہنائے تھے۔۔

وہ سب لاؤنج میں موجود تھے جب حفصہ باہر آئی تھی۔۔

اور حان کو فکر ہو رہی تھی۔۔وہ دو دن سے عمر کو کال کر رہا تھا لیکن اس کا فون بند آرہا تھا۔۔اور مراد کا بھی کچھ پتا نہیں چل رہا تھا۔۔یہاں بھی سب بکھرے ہوئے تھے۔۔

ادھر آؤ بچے۔۔احان نے اسے اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔۔حوریہ کی ایک جانب براق اور دوسری جانب احان تھا۔۔

حوریہ کی حالت دن بہ دن بگھڑتی جا رہی تھی۔۔رونے کی وجہ سے آنکھیں لال تھیں۔۔نہ سونے کی وجہ سے اس کی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں۔۔

کیسی ہو گڑیا۔۔عالیہان کا لہجہ موم تھا۔۔

بہتر۔۔حوریہ کی آواز رونے کی وجہ سے خراب ہو چکی تھی۔۔

حوریہ کی نظر حویلی کے دروازے پر پڑی جہاں مراد کھڑا اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

حوریہ نے نظریں پھیر لیں تھیں۔۔وہ شخص اسے اب ہر جگہ نظر آنے لگا تھا۔۔

حوریہ کا ایسے نظریں پھیرنا مراد کو برا لگا تھا۔۔

مراد۔۔براق کی نظر جب دروازے پر پڑی تو وہ فوراً اس کی جانب بڑھا تھا۔۔

براق نے اسے گلے سے لگایا تھا۔۔ مراد کی جدائی کا دکھ براق نے سب سے زیادہ سہا تھا کیونکہ وہ اس کا دوست کزن اور بھائی تینوں تھا۔۔

مراد۔۔ حوریہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی۔۔

سب مراد سے مل چکے تھے۔۔ حوریہ بھاگ کر مراد کے سینے سے لگی تھی۔۔

مراد کو حوریہ سے اس حرکت کی توقع بلکل بھی نہیں تھی۔۔ لیکن پھر کچھ یاد آنے پر حوریہ فوراً مراد سے دور ہوئی تھی اور ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر مارا تھا۔۔

حوریہ کی اس حرکت پر جہاں سب کو شوک لگا تھا وہی مراد گال پر ہاتھ رکھے حیرانی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

تم خود کو سمجھتے کیا ہو مراد شاہ۔۔ تمہیں کس نے اتنا حق دیا کہ تم ہم سب کو ایسے اذیت دو۔۔ تمھاری ہمت کیسے ہوئی۔۔ حوریہ چلائی تھی۔۔ کسی نے اسے نہیں روکا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

میں سب بتاتا ہوں۔۔ مراد کا لہجہ نرم ہی تھا۔۔

ہمیں نہیں سننا کچھ بھی۔۔ تم جہاں تھے وہی چلے جاؤ۔۔ حوریہ کی آنکھیں بھیگیں تھیں۔۔

لیکن مجھے بتانا ہے۔۔ مجھے اپنے صفائی دینی ہے۔۔ مراد نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا جب حوریہ نے ایک اور تھپڑ اس کے دوسرے گال پر مارا تھا۔۔

براق نے ایک نظر مراد کو دیکھا تھا۔۔ وہ جانتا تھا وہ شخص اس کی بہن سے اتنی محبت کرتا ہے کہ وہ اگر اس کی جان بھی لے لے تب بھی وہ اسے کچھ نہیں کہے گا۔۔

میری جان آؤ وہاں بیٹھے ہیں۔۔ مریم نے حوریہ کو صوفے پر بیٹھایا تھا۔۔

مراد بھی اس کے برابر بیٹھا تھا۔۔

خبردار جو تم میرے پاس بیٹھے۔۔ حوریہ نے اسے گھورا تھا۔۔ مراد براق کے برابر بیٹھا تھا۔۔

وہ مراد شاہ تھا۔۔اس ملک کا ٹوپ بیریسٹر۔۔ جس کے سامنے بڑے بڑے بیریسٹرز چپ ہو جاتے تھے۔۔وہ اپنی بیوی کی ایک گھوری سے ڈر گیا تھا۔۔

بات ایسی ہے نہ کہ میں جب لاہور کے لیے نکلا تھا۔۔میں ایئرپورٹ پر ہی تھا جب عمر مجھے لینے آگیا تھا۔۔اچانک کسی میشن پر جانا پڑ گیا تھا جس کی وجہ سے میری وہ فلائٹ چھوٹ گئی۔۔ مراد سکون سے سارا معاملہ بتا رہا تھا۔۔

کیسا میشن اور عمر تو کام سے گیا ہے نہ لاہور تو وہ تمھارے پاس کیسے۔۔عالیہان کو بات سمجھ میں نہیں آئی تھی۔۔

وہ کام میشن ہی تھا۔۔مراد نے اورحان کی جانب دیکھا تھا

میں آپ سب کو بہت ضروری بات بتانا چاہتا ہو۔۔میں اور عمر ایجنٹ ہیں۔۔ مراد کی اس بات پر سب کو جھٹکا سا لگا تھا۔۔

کیا۔۔فلزا کے تو ہوش ہی اُڑ گئے تھے۔۔

اور ایگل اور ٹائیگر ہم دونوں ہی ہیں۔۔ مراد نے مسکراتے ہوئے حوریہ کو دیکھا تھا۔۔

مراد کی بات پر حوریہ کا منہ حیرت سے کھلا تھا۔۔آنکھیں حیرت سے پھیلیں تھیں۔۔وہ دنیا کی واحد لڑکی تھی جو اپنے ہی شوہر کی فین تھی۔۔

تم نے یہ بات چھوپائی کیوں۔۔ براق جانتا تھا اس کے پیچھے بھی کوئی وجہ ہو گی کیونکہ مراد اسے سب بتاتا تھا۔۔

میرا کوئی ارادہ نہیں تھا بتانے کا کیونکہ مجھے میری فیملی بہت عزیز ہے اسی لیے کوئی نہیں جانتا ٹائیگر مراد شاہ ہے۔۔اور جہاں تک بات ہے ان تین دنوں کی تو وہ سب اچانک ہوا اور میں جب بھی میشن پر ہوتا ہو تو میں اپنی سم استعمال نہیں کرتا۔۔ میں جانتا ہو میں نے بہت لوگوں کو تکلیف دی ہے لیکن میں اس سم سے کال نہیں کر سکتا تھا کیونکہ آپ سب کی جان کو میری وجہ سے نقصان پہنچ سکتا تھا۔۔اسی لیے میں نے میشن ختم ہونے کا

انتظار کیا۔۔اور آج میرا میشن ختم ہوا تھا اسی لیے میں فوراً یہاں آگیا لیکن مجھے ہر گز نہیں پتا تھا کہ کوئی میرے گال لال کرنے کے ارادہ سے میرا انتظار کر رہا ہے۔۔

مراد کے چہرے پر چمک آئی تھی۔۔

یہ دو تھپڑ اس تکلیف سے کم ہیں جو تم نے تین دن ہمیں دی ہے۔۔ حور یہ منہ بنا کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

کتنی ضدی ہے تمھاری بہن۔۔ مراد نے براق کی جانب دیکھا تھا۔۔

خون میں ہے یہ۔۔ براق بہت پر سکون تھا۔۔

اگر ایسا ہے تو میری جان میں نے خاندان کے سب سے ضدی انسان کے ساتھ بہت وقت گزارا ہے تو میرے لیے مشکل نہیں ہے۔۔ مراد براق کے گال کھینچ کر کمرے کی جانب بڑھا تھا۔۔

****

ایک سیکنڈ لڑکی۔۔ مراد نے حوریہ کو بیڈ سے اس کی فریم اٹھاتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔۔

ک۔کیا۔ہے۔۔ حوریہ نے فریم اپنی کمر کے پیچھے چھپا لی تھی۔۔

یہ۔میری فریم ہے نہ۔۔ مطلب تم اسے اپنے سینے سے لگا کر سوتی تھی۔۔ مراد اس کے قریب آیا تھا۔۔

مجھے تنگ مت کرو ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ وہ تو بس۔۔ حوریہ بات کو چھوپانے کی پوری کوشش کر رہی تھی لیکن سامنے کھڑا انسان اسے اس سے زیادہ جانتا تھا۔۔

ویسے تمھیں فریم کی ضرورت نہیں ہے اب تو پورے کے پورا بندہ ہی تمھارے پاس ہے۔۔ مراد کا انداز شرارتی تھا۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے۔۔

اگر ایسا نہیں ہے تو کیا اس سے زیادہ ہے۔۔ محبت تو نہیں ہو گئ کہی مجھ۔ سے۔۔

مراد نے آنکھیں چھوٹی کی تھیں۔۔

مجھے کیوں ہونے لگی تم سے محبت۔۔ حوریہ نے نظریں چوڑائ تھیں۔۔

اگر ہو بھی گئ ہے تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔ مراد نے کنڈھے اچکائے تھے۔۔۔

حوریہ نے اپنے مسکراہٹ چھوپائ تھی۔۔

مجھے معاف کر دیں۔۔ مسس مراد شاہ۔۔ مراد نے حوریہ کے دونوں ہاتھ چومے تھے۔۔

حوریہ فوراً اس کے سینے سے لگی تھی۔۔

دوبارہ ایسا کبھی مت کرنا۔۔ حوریہ کو اس کے سینے سے لگ کر سکون محسوس ہوا تھا۔۔

کبھی نہیں۔۔ مراد نے اس کے گرد بازو ہائل کیے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

ویسے اگر مجھے پتا ہوتا کہ تین دن گھر سے غائب رہنے پر کوئی مجھے اتنے پیار سے گلے لگائے گا تو میں شادی کے دوسرے دن ہی غائب ہو جاتا۔۔ مراد نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔

مرادددد۔۔ حوریہ نے اسے آنکھیں دکھائی تھیں۔۔

ویسے تھپڑ بہت زور سے مارے تھے تم نے۔۔ مراد نے اپنے گال مسلے تھے جس پر حوریہ کھل کر ہنسی تھی۔۔

باہر چلیں۔۔ مسس مراد۔۔ مراد کے لیے آج کا دن اس کی زندگی کا سب سے خوبصورت دن ثابت ہوا تھا۔ کیونکہ آج حوریہ شاہ پہلی دفعہ خود اس کے سینے سے لگی تھی۔۔

جی مسٹر مراد۔۔ حوریہ نے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔۔

****

وہ سب لاؤنج میں بیٹھے تھے۔۔

عمر کہاں ہے۔۔۔اورحان کے سوال پر مراد نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

پریشان مت ہو آرہا ہے۔۔مراد نے اورحان کا گال کھینچا تھا۔۔

دور ہٹو۔۔۔چھیچھوڑے شاہ۔۔میرے ساتھ یہ ٹھرکیوں والی حرکتیں نہ کرو۔۔عزت دار لڑکا ہوں ہو میں۔۔اورحان نے اسے دور دھکیلا تھا جس پر سب ہنستے تھے۔۔

بھابی اور بتائیں آپ کی یونی کیسی جارہی ہے۔۔مراد اب عرشیہ کے پاس بیٹھا تھا۔۔

اچھی۔۔۔اور تو اور میں نے لوگوں سے پنگا بھی لینے کا سوچا تھا یہ سوچ کر کہ میرا دیور بیرسٹر مراد شاہ وہ سب سمبھال لے گا لیکن یہاں تو میرا دیور ہی غائب ہو گیا۔۔عرشیہ نے منہ بنایا تھا جس پر مراد مسکرایا تھا۔۔

کوئی بات نہیں اب لیں لیں پنگا۔۔میں سب سمبھال لوں گا۔۔مراد کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔

ویسے کیا واقعی بھابی آپ نے مجھے ذرا بھی مس نہیں کیا کیا۔۔مراد نے معصوموں والی شکل بنائی تھی۔۔

کیا تو ہے۔۔عرشیہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔۔

کب۔۔مراد نے عرشیہ کی جانب دیکھا تھا۔۔

کھیر بناتے وقت۔۔عرشیہ نے ہنستے ہوئے کہا جس پر مراد کا بھی قہقہ گونجا تھا۔۔اور یہ ان کی سب سے یادگار میموری تھی۔۔

****

اسلام و علیکم ناضرین۔۔ کیسے ہیں آپ سب۔۔ عمر حویلی کے اندر داخل ہوا تھا۔۔ سفید کلر کی شرٹ پہنے جس کے نیچے بلیک پینٹ تھی۔۔ وہ بہت خوبصورت لگ رہا تھا اور پھر سفید رنگ تو عمر خان کے لیے ہی بنا تھا۔۔

و علیکم السلام۔۔ ہم تو ٹھیک ہیں لیکن تمھاری طبعیت خراب ہونے والی ہے۔۔ اور حان اس کے گلے ملا تھا۔۔

عمر کی نظر فلزا پر پڑی تھی جو اسے گھور رہی تھی۔۔

کیا ہوا ہے فلزا۔۔ عمر جانتا تھا اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔۔

فلزا نے پاس پڑا کشن اٹھا کر اس کے منہ پر مارا تھا۔۔

بندر کہی کے۔۔۔ تم نے مجھ سے جھوٹ کہا تم رکو۔۔ فلزا عمر کے پیچھے بھاگی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اب وہ دونوں صوفوں کے ارد گرد گھوم رہے تھے۔۔سب لوگ ان دو میاں بیوی کو دیکھ رہے تھے۔۔جو کہنے کو تو ایک میاں بیوی تھے لیکن ان کی حرکتیں سات سال کے بچوں والی تھیں۔۔

میں کہہ رہی ہو۔۔عمر رک جاؤ۔۔فلزا نے دھمکی دی تھی۔۔

فلزا جانان میں نے کیا کیا ہے یہ تو بتاؤ۔۔عمر کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔

تم نے مجھ سے یہ کیوں چھوپایا کہ تم ایک ایجینٹ ہو۔۔فلزا کی بات پر عمر نے مراد کی جانب دیکھا تھا۔۔

مراد کے بچے۔۔عمر اس کی جانب بڑھا تھا۔۔جب مراد لاؤنج سے باہر کی جانب بھاگا تھا۔۔

فلزا ادھر آؤ میری جان۔۔فرتاشیہ نے اسے اپنے پاس بیٹھایا تھا جب وہاں بیٹھے سب ان کی حرکتیں دیکھ کر ہنس رہے تھے۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

****

عمر رُک جا۔۔ عمر نے مراد کے گلے میں بازو ڈالا تھا جب مراد نے ہار ماننے والے انداز میں کہا تھا۔۔

کمینے تیرے جیسے دوست ہو نہ تو دشمن کی ضرورت نہیں ہے۔۔ عمر نے مراد کی کمر میں زور سے مکہ مارا تھا۔۔

عمر یار میری بیوی نے بھی مجھے دو تھپڑ مارے ہیں۔۔ مراد کی بات پر عمر نے اسے حیرانی سے دیکھا تھا۔۔

کیا واقعی۔۔

ہاں وہ بھی سب کے سامنے۔۔ مراد نے اپنے گال پر ہاتھ رکھا تھا جس پر عمر کا قہقہ گونجا تھا۔۔

ہنس لے۔۔ فلزا اندر ہی ہے۔۔ مراد نے جیسے اسے کچھ یاد دلانا چاہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

یار مراد بچالے۔۔میری عزت کا سوال ہے۔۔ عمر نے مراد کی جانب معصومیت سے دیکھا تھا جس پر مراد مسکرایا تھا۔۔

***************'

وہ سب ابھی باتیں کر ہی رہے تھے جب عمر اور مراد اندر داخل ہوئے تھے۔۔

عمر لڑکھڑا کر چل رہا تھا مراد کے سہارے۔۔

عمر کی ایسی حالت دیکھ کر فلزا فوراً عمر کی جانب بھاگی۔۔

عمر کیا ہوا ہے تم ٹھیک ہو نہ۔۔فلزا کے لہجے میں فکر واضح تھی۔۔

ہاں وہ بس پاؤں مڑ گیا۔۔اب تکلیف ہو رہی ہے۔۔ عمر صوفے پر بیٹھا تھا۔۔

فلزا اسے دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی۔۔وہ عمر خان کو تکلیف میں ہرگز نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔

اور حان نے ایک نظر عمر کی جانب دیکھا تھا اور پھر مراد کی جانب وہ مسکرایا تھا۔۔وہ اور حان اکبر تھا وہ مراد اور عمر کی رگ رگ سے واقف تھا۔۔

اور حان کو مسکراتا ہوا فلزا نے دیکھ لیا تھا۔۔

فلزا اپنی جگہ سے اٹھ کر مراد کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

آھھ۔۔۔ابھی وہ مراد کی جانب بڑھی ہی تھی جب اس کا پاؤں مڑا تھا۔۔

فلزا تم صحیح ہو نہ۔۔عمر فوراً اس کی جانب بڑھا تھا۔۔

فلزا نے اسے گھورا تھا۔۔جب کہ سب لوگ عمر کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

سوری۔۔عمر نے کان پکڑے تھے۔۔۔

وہ ایک بہادر پولیس آفیسر تھا جس کے نام سے مجرم کانپتے تھے۔۔وہ آج سب کے سامنے کان پکڑے اپنی بیوی سے معافی مانگ رہا تھا۔۔۔

معاف کیا۔۔۔فلزا نے اس کا گال کھینچا تھا۔۔

****

اور حان پریشان کیوں ہے میں دیکھ رہا ہوں تو صبح سے اداس ہے۔۔ عمر اور حان کے پاس بیٹھا تھا وہ دونوں اس وقت لاؤنج میں تھے۔۔

کچھ نہیں وہ میں دراصل دو دن بعد واپس اٹلی جا رہا ہوں بس اسی لیے دل اداس ہے تم سب بہت یاد آؤ گے۔۔

کیا۔۔ ہرگز نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ تو مزاق کر رہا ہے ں۔۔ عمر نے اور حان کا چہرا اپنی جانب کیا تھا۔۔

تیری قسم۔۔ یہ مزاق نہیں ہے۔۔ اور پھر اور حان اکبر عمر کی قسم کبھی جھوٹی نہیں کھاتا تھا۔۔

لیکن کیوں۔۔ عمر کا دل بھی اداس سا ہو گیا تھا۔۔

میرا سب کچھ تو وہی ہے نہ۔۔۔

نہیں۔۔وہاں صرف تیرا فلیٹ ہے۔۔لیکن یہاں تیرا سب کچھ ہے تیری فیملی یہاں ہے۔۔تو نہیں جا۔۔عمر نے اور حان کو دیکھا تھا۔۔جب کہ عمر کی بات پر اور حان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔

جگر جانا ضروری ہے۔۔چل اب سو جا۔۔کل بہت تیاری کرنی ہے۔۔اور حان اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔جب کہ عمر وہی بیٹھا تھا۔۔

****

براق۔۔۔براق ابھی کال پر کسی سے بات کر رہا تھا جب شاہنواز صاحب اس کے کمرے میں داخل ہوئے تھے۔۔

آپ یہاں۔۔مجھے بلا لیتے نہ۔۔براق ان کی جانب بڑھا تھا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر انھیں بیڈ پر بیٹھایا تھا۔۔

بچے۔۔مجھے بات کرنی تھی تم سے۔۔شاہنواز صاحب نے براق کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

جانان براق۔۔آپ حکم کریں۔۔ براق مسکرایا تھا۔۔

بچے تم صحیح ہو نہ۔۔

براق۔۔ابھی وہ بات کر ہی رہے تھے جب احان براق کے کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔

ہاں۔۔ براق نے احان کی جانب دیکھا تھا۔۔

آپ دونوں بات کرلیں۔۔میں بعد میں کرلوں گا اپنی بات۔۔احان ان کے پاس بیٹھا تھا۔۔

براق تم نے جواب نہیں دیا۔۔تم صحیح ہو نا۔۔شاہنواز صاحب نے اپنا سوال دوبارہ دہرایا تھا۔۔

اگر میں ہاں کیوں تو۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مجھے یقین ہے میرا پوتا مجھ سے کبھی جھوٹ نہیں بولے گا۔۔شاہواز صاحب کی بات پر براق مسکرایا تھا۔۔

بتاؤ تم ٹھیک تو ہو نہ۔۔احان کو براق کی بہت فکر تھی۔۔

پتہ نہیں لیکن میرا حال اس انسان کی طرح ہے جو مرنا چاہتا ہے اور اسے موت نہیں آرہی۔۔ براق نے مسکرا کر کہا تھا۔۔جب کہ سامنے بیٹھے دونوں لوگوں کے سینے پر یہ بات خنجر کی طرح چبھی تھی۔۔

براق۔۔۔

احان واقعی۔۔ایسا ہی ہے میرا حال۔۔اپنا حال بیان کرنے کے لیے اس سے بہتر الفاظ نہیں ملے مجھے۔۔ مسکراہٹ اب بھی براق کے چہرے پر تھی۔۔

چھوٹی امی نے تم سے بات کرنے کی کوشش کی تھی۔۔انھوں نے تم سے معافی مانگی تھی۔۔ تم نے انھیں معاف کیوں نہیں کیا۔۔اقراء شاہ احان کو سارا معاملہ بتا چکی تھی کیونکہ براق کے متعلق ہر بات وہ احان شاہ سے کرتی تھیں۔۔

معاف کرنا اتنا آسان ہوتا ہے کیا۔۔ براق کے چہرے کے تاثرات نارمل تھے۔۔ اتنا مشکل بھی نہیں ہے۔۔۔

احان۔۔ میرا مان میرا یقین میرا بھروسہ سب ریزا ریزا کر دیا انھوں نے۔۔۔ایک سات سال کے بچے کی زندگی برباد کر دی۔۔ براق نے سر جھکا یا تھا۔۔

وہ غلطی تھی ان کی اور وہ ہر رات روتی ہیں اپنی اس غلطی کی وجہ سے۔۔انھیں ہر رات تکلیف ہوتی ہے۔۔احان اسے سمجھا رہا تھا۔۔

اور مجھے پل پل تکلیف ہوتی ہے۔۔کاش خدا مجھے بیٹا نہ دیتا۔۔ عباس ہم اسے یتیم خانے چھوڑ دیتے ہیں۔۔اس جملے نے میری زندگی برباد کر دی۔۔آج بھی ہر رات

مجھے یہ جملا سونے نہیں دیتا۔۔ایک سات سال کے بچے کا بچپن چھین لیا انھوں نے۔۔ایک انسان جس کی زندگی کی پہلی عورت اس کی ماں تھی جس سے وہ پاگلوں کی طرح پیار کرتا تھا۔۔آج اسی ماں سے وہ شدت سے نفرت کرتا ہے۔۔ صرف ان کی وجہ سے میں نے چوبیس سال ہر عورت سے نفرت کی۔۔ کسی عورت پر کبھی بھروسہ نہیں کر سکا میں۔۔ صرف ان کی وجہ سے۔۔ سات سال کی عمر سے میں نے ہر تکلیف خود جھیلی ہے۔۔ کبھی کسی عورت کی ہمدردی نہیں لی۔۔ ہر تکلیف خود برداشت کی لیکن کبھی اپنی ماں کو نہیں پکارا۔۔ میں سترا سال کی عمر میں اسلام آباد چلا گیا۔۔ پھر کینیڈا چلا گیا صرف اسی لیے کیونکہ میں انھیں نہیں دیکھنا چاہتا تھا کیونکہ میں جانتا ہو آج بھی میرے دل کے کسی کونے میں ان کے لیے وہی محبت موجود ہے۔۔ براق نے گہری سانس لی تھی۔۔

بچے معاف کر دینا چاہیے۔۔ شاہنواز صاحب نے اس کے ہاتھ چومے تھے۔۔

میں کبھی انہیں سزا نہیں دینا چاہتا کیونکہ براق شاہ آج بھی اپنی ماں سے اتنی ہی محبت کرتا ہے لیکن جو درد انھوں نے مجھے دیا ہے وہ میں بھول نہیں سکتا۔۔

انھیں معاف کرنے کی کوشش کرنا۔۔احان شاہ براق کو اور تکلیف نہیں دے سکتا تھا۔۔

ہمم۔۔ براق کے پاس کہنے کو کچھ اور نہیں تھا۔۔

دا جی چلیں ہم چلتے ہیں براق کو نیند کی ضرورت ہے۔۔اسے آرام کرنے دیں۔۔احان کی بات پر شاہنواز صاحب اپنی جگہ سے اٹھے تھے۔۔۔

بچے سو جاؤ پریشان نہ ہو۔۔ہم ہیں نہ سب صحیح کر دیں گے۔۔دا جی نے براق کا ماتھا چوما تھا۔۔

****

دا جی براق ایک دن بعد کینیڈا جا رہا ہے۔۔ مظفر نے بتایا مجھے۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

احان اور شاہنواز صاحب اس وقت شاہنواز صاحب کے کمرے میں موجود تھے۔۔

کیا۔۔اس نے ہمیں بتایا کیوں نہیں۔۔۔داجی کو حیرت ہوئی تھی کیونکہ براق شاہ انھیں سب بتاتا تھا۔۔

وہ حالات سے بھاگ رہا ہے۔۔وہ جا رہا ہے پہلے بھی اس کے جانے کی وجہ ایک جان سے عزیز عورت تھی آج بھی جان سے عزیز عورت ہی ہے۔۔۔

کیا مطلب کیا وہ حفسہ سے بھاگ رہا ہے۔۔داجی نے احان کی جانب دیکھا تھا۔۔

جی ہاں۔۔احان نے بہت اعتماد سے کہا تھا۔۔

نہیں میں اس دفعہ اسے ہر گز اس تکلیف سے گزرنے نہیں دونگا۔۔وہ ہمارا سب سے چھوٹا پوتا ہے۔۔اس گھر کا لاڈلا پوتا۔۔ہم نے ہمیشہ اس کی ساری خواہشوں کو پورا کیا ہے اور اس دفعہ بھی کریں گے۔۔ہم کل چلیں گے خان حویلی۔۔ہم خود حفسہ سے بات کریں گے۔۔داجی نے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔

جیسا آپ کہیں۔۔داجی پریشان نہ ہو۔۔۔احان نے داجی کا ہاتھ چوما تھا۔۔

****

وہ سفید کلر کا فراک پہنے۔۔۔ بالوں کا جوڑا بنائے۔۔ہلکا سی لپسٹک لگائے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔خدا نے اسے اس قدر خوبصورت بنایا تھا کہ اسے میک اپ کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔

چوڑیل تم مشرقی کپڑوں میں۔۔ عمر نے مسکراتے ہوئے جنت سے کہا۔۔

ارے واہ لڑکی تم تو حور پری لگ رہی ہو۔۔فلزا نے نظر اتارتے ہوئے کہا۔۔ جنت کے بارے میں عمر اور احان نے سب نوجوانوں کو بتا دیا تھا۔۔کیونکہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ ان کی دوست کو کوئی غلط سمجھے۔۔

شکریہ میں نے پہلی دفعہ پہن ا ہے۔۔۔ جنت نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

زید د۔۔آئینہ نے زید کو کونی ماری تھی۔۔

جی۔۔زید نے آئینہ کی جانب دیکھا تھا۔۔

اور حان۔۔آئینہ نے زید کو اور حان کی جانب متوجہ کیا تھا۔۔

اور حان اکبر نے جنت خان کو سر سے پاؤں تک دیکھا تھا۔۔اور پھر اور حان اکبر نے اسے جی بھر کر پہلی دفعہ دیکھا تھا۔۔۔اور اسی پل اور حان اکبر کسی لڑکی کو اپنے قابل نہ سمجھنے والا آج جنت کے قدموں میں اپنا دل رکھ چکا تھا۔۔

اور حان۔۔زید اس کے احساس جان چکا تھا۔۔کافی وقت ہو چکا تھا اور حان ان کے ساتھ تھا اسی لیے اور حان کو سمجھنا اس کے لیے مشکل نہیں تھا۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔اور حان کو اپنی جانب ایسے دیکھتے دیکھ جنت کنفیوس ہوئ تھی۔۔

پیار۔۔اور حان بے ساختہ بولا تھا۔۔

کیا۔۔جہاں جنت کا دل منہ کو آیا تھا وہی سب نے اپنی مسکراہٹ چھوپایا تھی۔۔

میرا مطلب ہے کہ اگر میں پیار سے دیکھ رہا ہو تو اس کا یہ ہر گز مطلب نہیں ہے کہ تم پیاری لگ تم رہی ہو۔۔ تم اب بھی چوڑیل ہی لگ رہی ہو۔۔اور حان حوش میں آیا تھا۔۔

اچھا۔۔اور تم اب بھی جاہل ہی ہو۔۔ جنت نے ناک چھڑاتے ہوئے کہا۔۔

جیسا تم کہو۔۔اور حان پر سکون سا اپنی جگہ سے اٹھ کر ولی خان کے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔۔

اسے کیا ہوا ہے۔۔اور حان کا عجیب رویہ دیکھ کر جنت نے عمر سے سوال کیا تھا۔۔

پتا نہیں۔۔ عمر نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

****

احان ابھی فریش ہو کر نکلا تھا۔۔ بلیک کلر کی شلوار کمیز پہنے گیلے بال۔۔ نورانی چہرا ۔۔وہ شخص بلا کا خوبصورت تھا۔۔

احان۔۔۔ عرشیہ صوفے سے اٹھی تھی لیکن اسے چکر سے آئے تھے جس کی وجہ سے وہ لڑکھڑائی تھی۔۔اس سے پہلے وہ گرتے احان شاہ کے مضبوط ہاتھوں نے اسے تھام لیا تھا۔۔

عرش تم ٹھیک ہو نہ۔۔احان نے اسے صوفے پر بیٹھایا تھا۔۔

ہاں بس صبح سے چکر سے آرہے ہیں۔۔ عرشیہ نے اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

ادھر آؤ لڑکی کہی بخار تو نہیں ہے نہ۔۔۔احان نے عرشیہ کے ماتھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

نہیں۔۔۔یہ بس ایسے ہی ہے میں ٹھیک ہو جاؤ گی۔۔ عرشیہ اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔

نہیں ایسے کیسے ہم ابھی ڈاکٹر کے پاس چل رہے ہیں۔۔احان بھی اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

نہیں احان اس کی ضرورت نہیں ہے۔۔تم جاؤ تمھیں شہر جانا ہے تمھاری ضروری میٹنگ ہے۔۔عرشیہ نے احان کے بازو پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

احان نے ٹیبل سے موبائل اٹھا کر ایک نمبر ڈائل کیا تھا۔۔

اسلام و علیکم سر۔۔دوسری جانب سے ایک لڑکی کی آواز آئی تھی۔۔

وعلیکم السلام۔۔آج کی ساری میٹنگ کینسل کر دو۔۔

لیکن سر میٹنگ بہت ضروری۔۔ابھی وہ لڑکی بول ہی رہی تھی کہ احان نے اس کی بات کاٹی تھی۔۔

میری بیوی سے زیادہ ضروری نہیں ہے۔۔کینسل مطلب کینسل۔۔خدا حافظ۔۔۔احان نے کال کٹ کر دی تھی۔۔

ہاں تو چلیں مسس احان شاہ۔۔احان عرشیہ کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔

لیکن تمھاری میٹنگ۔۔ عرشیہ نے حیرانی سے اسے دیکھا تھا کیونکہ وہ اس کی زندگی کی سب سے امپورٹنٹ میٹنگ تھی۔۔

کون سی میٹنگ۔۔احان نے ایسے کہا تھا جیسے اس کی کوئی میٹنگ تھی ہی نہیں۔۔

کچھ نہیں۔۔۔ عرشیہ مسکرائی تھی۔۔

چلیں۔۔احان نے اسے شال کرواتے ہوتے ہوئے کہا تھا۔۔

جی۔۔ عرشیہ کا لہجہ نرم تھا۔۔

احان نے اسے آگے جانے کا راستہ دیا تھا اور خود اس کے پیچھے چل پڑا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

****

کیا بنا رہی ہو۔۔اور حان اور عمر ابھی ابھی کچن میں داخل ہوئے تھے۔۔

بیکنگ کر رہی ہے۔۔۔ فلزا نے جواب دیا تھا۔۔

ہاں تو یہی بات وہ خود بھی تو بتا سکتی تھی چڑیل۔۔اور حان نے جنت کی جانب دیکھا تھا جو بیکنگ میں مصروف تھی۔۔

ویسے کس خوشی میں بنا رہی ہے یہ کیک۔۔اور حان نے فلزا کی جانب دیکھا تھا۔۔

اس کا دل اداس ہے جبھی۔۔فلزا کا لہجہ نارمل تھا۔۔

ہیں۔۔کیا ہوا ہے جنت۔۔اور حان جنت کے پاس کھڑا ہوا تھا۔۔

کچھ نہیں۔۔جنت نے اور حان کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔

فلزا کیا ہوا ہے اسے۔۔عمر نے فلزا سے سوال کیا تھا۔۔

میں بھی کب سے یہی سوال کر رہی ہوں۔۔لیکن وہ کہہ رہی ہے کہ کچھ نہیں ہوا۔۔وہ نہیں بتا رہی۔۔فلزا نے عمر کے سوال کا جواب دیا تھا۔۔

جنت تمھاری ہمت کیسے ہوئی۔۔ابھی وہ بات کر ہی رہے تھے جب سبینہ بیگم چیختے ہوئے کچن میں داخل ہوئیں تھیں۔۔

جنت نے ڈر کی وجہ سے فلزا کا بازو پکڑا تھا۔۔

ابھی سبینہ بیگم غصے سے جنت کی جانب بڑھی ہی تھی جب اورحان جنت کے سامنے آیا تھا۔۔

ہٹو میرے راستے سے لڑکے۔۔

تمیز سے بات کریں اسے۔۔اورحان نے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔اور پھر پہلی دفعہ اورحان اکبر کسی کو لے کر سنجیدہ ہوا تھا۔۔

تمھاری ہمت کیسے ہوئی ٹکٹ کینسل کروانے کی۔۔تم نے کس سے پوچھ کر یہ حرکت کی ہے۔۔۔سبینہ بیگم نے کھا جانے والی نظروں سے جنت کو دیکھا تھا۔۔

کیونکہ مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا۔۔میں یہی رہو گی اپنی فیملی کے ساتھ۔۔جنت کا لہجہ نارمل تھا۔۔

تمھاری زبان اتنی لمبی کب سے ہو گئ۔۔ لگتا ہے تم سب بھول گئ ہو۔۔ سبینہ بیگم نے اسے آنکھیں دکھائیں تھیں۔۔

نہیں میں کچھ نہیں بھولی۔۔ بس مجھے کسی نے یاد دلا دیا ہے کہ یہ میری زندگی ہے۔۔ میری زندگی۔۔ اس پر میرا حق ہے۔۔ میں جو چاہوں کروں اور اپنی زندگی کے فیصلے کرنے کا حق میں کسی کو نہیں دوں گی۔۔ جنت نہیں جانتی تھی کہ اس میں اتنی ہمت کہاں سے آئے تھی۔۔۔

تمھیں تو میں۔۔ سبینہ بیگم نے جنت پر ہاتھ اٹھایا تھا لیکن اس سے پہلے وہ جنت کو مارتیں اور حان نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔

اپنے ہاتھ قابو میں رکھیں آنٹی۔۔

تم ہوتے کون ہو مجھے روکنے والے تمھیں اتنی اجازت کس نے دی ہے۔۔ وہ میری بیٹی ہے میں جو چاہوں اس کے ساتھ کروں۔۔ سبینہ بیگم کی آنکھوں میں ایک غصہ سا تھا۔۔

میں اورحان اکبر ہو مجھے کسی سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔۔آپ کی بیٹی ہو گی لیکن میرے لیے وہ میری دوست ہے سب سے عزیز دوست۔۔اور اورحان اکبر کے لیے دوستی کا رشتہ سب رشتوں سے زیادہ معتبر ہے۔۔خود پر میں ہر تکلیف برداشت کر سکتا ہوں لیکن اگر میرے دوستوں کو کسی نے آنچ بھی پہنچانے کی کوشش کی تو میں اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہو۔۔بھولیے گا مت آئندہ اپنے ہاتھ تب اٹھائیے گا جب آپ کو لگے کہ آپ کو ان ہاتھوں کی ضرورت نہیں ہے۔۔اورحان نے ہر الفاظ چبا چبا کر کہا تھا۔۔

اورحان کے لہجے نے ایک سیکنڈ کے لیے تو سبینہ بیگم کو ڈرا دیا تھا۔۔وہ دو قدم پیچھے ہوئیں تھیں۔۔اور پھر جنت کو دیکھے بغیر باہر کی جانب چلیں گئیں تھیں۔۔

جنت نے اورحان کی جانب دیکھا تھا۔۔وہ اس کی زندگی کا پہلا دوست تھا۔۔اس شخص کی دوستی میں اتنا تحفظ تھا تو اس کی محبت میں کتنا ہو گا۔۔

ایسے مت دیکھو چڑیل۔۔ جنت کو اپنی جانب ایسے دیکھتے اورحان نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔

تمھیں یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔ جنت نے کیک کو اون سے نکالا تھا۔۔

لیکن انھیں ان سب کی ضروت تھی۔۔اور ویسے بھی اورحان اکبر اپنے دوستوں کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتا ہے۔۔اورحان نے چاکلیٹ کھاتے ہوئے کہا تھا۔۔

اچھا۔۔۔ فلزا نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔

اور پھر اس بات کو عمر سے زیادہ کون جان سکتا تھا۔۔

****

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لائیں بابا سائیں میں یہ کر دیتی ہوں۔۔ بابا سائیں لاؤنج کے پودوں کو پانی دے رہے تھے جب مریم وہاں آئی تھی۔۔

ارے نہیں بی بی ہم یہ کر لیں گے آپ تکلف نہ کریں۔۔ بابا سائیں مسکرائے تھے۔۔

ارے نہیں اس میں تکلف والی کون سی بات ہے ہم اپنی خوشی سے کر رہیں ہیں۔۔ ادھر دیں۔۔۔ مریم نے ان کے ہاتھ سے پائپ لیا تھا۔۔

بابا سائیں نے مریم کو دیکھا تھا۔۔ وہ ایک سردار کی بیوی تھی لیکن اس کا رویہ عام انسانوں کی طرح تھا۔۔ وہ مسکراتے ہوئے اندر کی جانب بڑھ گئے تھے کیونکہ انھیں اندر بہت کام تھا۔۔

ابھی وہ پودوں کو پانی دے ہی رہی تھی کہ ایک کار حویلی کے اندر داخل ہوئے تھی۔۔ جس میں سے عالیہان شاہ اترا تھا۔۔ بیلو کلر کی شلوار کمیز پہنے۔۔ نیچے

پٹھانی چپل پہنے۔۔۔وہ شخص بہت خوبصورت تھا۔۔شاہ حویلی کے سب مردوں کو یہ خوبصورتی شاہنواز صاحب سے ملی تھی۔۔

وہ حویلی کے اندر کی جانب بڑھا تھا کیونکہ اس نے لاؤنج کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔

ایکیوس می سر۔۔ابھی وہ اندر کی جانب بڑھا ہی تھا کہ کسی لڑکی کی آواز پر وہ رُکا تھا۔۔

عالیہان نے اس کی جانب دیکھا تھا اس کے چہرے کے اثرات سنجیدہ تھے کیونکہ اس کی نرمی کی حقدار صرف مریم شاہ تھی۔۔

مریم نے اس لڑکی کو دیکھا تھا۔۔جو دکھنے میں اکیس سال کی خوبصورت سی لڑکی تھی۔۔پنک کلر کی شارٹ گھٹنوں تک آتی فراک پہنے۔۔۔جس کے نیچے سفید کلر کی کیپری پہنی ہوئی تھی۔۔اسکارف مفلر کی طرح گلے میں پہن ا ہوا تھا۔۔

کیسے ہیں آپ میں ایمان۔۔اس لڑکی نے ہنستے ہوئے اپنا ہاتھ عالیہان شاہ کی جانب بڑھایا تھا۔۔

معزرت میں نے آپ کو پہچانا نہیں۔۔اگر آپ حوریہ کی دوست ہیں تو مظفر آپ کو اندر کا راستہ دکھادے گا آپ ان سے مل لیجیے گا۔۔عالیہان کو اس کی ہاتھ کی حرکت ناگوار گزری تھی۔۔عالیہان کہہ کر اندر کی جانب بڑھنے لگا تھا۔۔

ایمان نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا تھا۔۔

لیکن عالیہان سر مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔ایمان فوراً عالیہان کے سامنے آئی تھی۔۔

بولیں۔۔عالیہان نے اپنا غصہ ضبط کیا تھا۔۔کیونکہ وہ عالیہان شاہ کی زندگی کی پہلی لڑکی تھی جس سے عالیہان شاہ نے اتنی لمبی بات کی تھی کیونکہ عالیہان شاہ کسی عورت کو بات تو دور کی بات تھی دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتا تھا۔۔

میں یہاں اس گاؤں میں گھومنے آئی ہوں اور میں یہاں کسی کو جانتی بھی نہیں ہوں تو کیا آپ مجھے گھوما سکتے ہیں۔۔ایمان نے شرماتے ہوئے کہا تھا۔۔

اس سے پہلے عالیہان کچھ کہتا۔۔ایمان کے اوپر پانی گرا تھا۔۔

کیا کہا لڑکی تم نے۔۔ مریم نے پانی کا پائپ ایمان پر لگایا تھا۔۔

لڑکی کون ہو تم۔۔ کیا کر رہی ہو۔۔۔ایمان نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔ کیونکہ مریم نے لگاتار پائپ اس کی جانب لگایا ہوا تھا۔۔

میں مریم شاہ ہو۔۔۔عالیہان شاہ کی محبوب بیوی۔۔ جس پر تم لگاتار ڈورے ڈال رہی ہو۔۔ مریم نے پائپ نیچے پھینکا تھا۔۔

لیکن میں تو بس انھیں سیر کروالے کا کہہ۔۔۔ابھی ایمان بول ہی رہی تھی جب مریم نے اس کا بازو پکڑا تھا۔۔

بہت شوق ہو رہا ہے سیر کرنے کا آؤ میں تمھیں قبر کی سیر کرواتی ہوں۔۔ مریم کا دل اندر تک جل رہا تھا۔۔

پلیز۔۔ایمان نے ڈر کی وجہ سے اپنا بازو چھوروانا چاہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

قلبم۔۔عالیہان نے اسے کمر سے پکڑ کر پیچھے کیا تھا۔۔

نہیں عالیہان صبر میں اسے سیر کروادوں۔۔۔مریم دوبارہ اس کی جانب بڑھی تھی لیکن عالیہان نے اسے کمر سے پکڑ رکھا تھا۔۔

آئی ایم سوری۔۔ایمان فوراً حویلی کے باہر کی جانب بھاگی تھی۔۔

رکو کہاں جارہی ہو۔۔مریم چیخی تھی۔۔

قلبم۔۔عالیہان نے اسے سینے سے لگایا تھا۔۔اور یہاں مریم شاہ کے سارے دکھ درد سارا غصہ سکون میں بدل جاتا تھا۔۔

تمھیں اتنی ہنسی کیوں آرہی ہے۔۔اور یہ سب تمھاری وجہ سے ہوا ہے۔۔مریم نے عالیہان کے سینے پر مکا مارا تھا۔۔

میں نے کیا کیا۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تمھیں کس نے کہا تھا کہ یہ بیلو سوٹ پہن کر جاؤ۔۔ تم اتنے پیارے بن کر جاؤ گے تو چڑیلیں تو چپکے گی نہ۔۔ مریم کی بات پر عالیہان مسکرایا تھا۔۔

کیا کروں سردار ہوں نہ۔۔ پیارا لگنا تو میرا فرض ہے ں ہ۔۔ عالیہان نے مریم کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔

وہ لڑکی بہت خوبصورت تھی۔۔ مریم نے منہ بنایا تھا۔۔

اچھا ایسا ہے کیا۔۔ پتہ نہیں میں نے غور نہیں کیا۔۔ عالیہان نے بے فکری سے کہا تھا۔۔ کیونکہ عالیہان نے واقعی اس پر غور نہیں کیا تھا۔۔

ہاں وہ خوبصورت تھی اگر تمھارا دل اس پر آجاتا تو۔۔ مریم نے نظریں جھوکائیں تھیں۔۔

قلبم عالیہان شاہ کے سینے میں ایک ہی دل تھا جو اس نے اپنی محبوب بیوی مریم شاہ کو دے دیا ہے۔۔اگر ہزاروں بھی ہوتے تو تمھارے ہی ہوتے۔۔عالیہان نے اس کا ماتھا چوما تھا۔۔

چھیچھوڑے سردار۔۔مریم نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔

اپنی بیوی کے لیے چھیچھوڑے بننے میں کیسی شرم۔۔عالیہان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔

****

وہ ابھی ہسپتال میں موجود تھے۔۔

کیا ہوا ہے میری بیوی کو۔۔احان کو فکر ہو رہی تھی۔۔

مبارک ہو۔۔یہ امید سے ہیں۔۔ان کا خاص خیال رکھیے گا۔۔ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ڈاکٹر کی بات پر جہاں عرشیہ کو خوشی ہوئی تھی وہی احان نے عرشیہ کا ہاتھ چوما تھا۔۔

وہ دونوں اس وقت کار میں تھے۔۔

کیا واقعی میں۔۔ عرشیہ کو یقین نہیں ہو رہا تھا۔۔

ہاں۔۔ واقعی میں۔۔ احان ایک ہاتھ سے ڈرائیو کر رہا تھا جب کے دوسرے ہاتھ سے عرشیہ کا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔۔

آج میں بہت خوش ہو۔۔ عرشیہ کے چہرے سے اس کی خوشی واضح ہو رہی تھی۔۔

ماشاءاللہ۔۔ احان نے عرشیہ کا ماتھا چوما تھا جس پر عرشیہ مسکرائی تھی۔۔

****

سب حویلی میں موجود تھے جب اور حان اور مراد مٹھائی کے ساتھ داخل ہوئے تھے۔۔

احان نے اس خوشی کی خبر سب سے پہلے مراد کو دی تھی۔۔

مبارک ہو داجی۔۔ مراد نے انھیں مٹھائی کھلائی تھی۔۔ سب لوگ خان حویلی میں ہی تھی۔۔۔

کس بات کی ہے یہ مٹھائی۔۔۔ براق نے سوال کیا تھا۔۔

میری جان تم چاچو بننے والے ہو۔۔اور حان کی بات براق نے مراد کی جانب دیکھا تھا۔۔

ارے میری جان تم کیوں بھول جاتے ہو تمھارا ایک بھائی نہیں ہے۔۔احان کی بات ہو رہی ہے۔۔ عمر کو چند سیکنڈز لگے تھے سارا معاملہ سمجھنے میں۔۔

احان اور عرشیہ ابھی حویلی میں ایک ساتھ داخل ہوئے تھے جب سب نے اسے مبارکباد دی تھی۔۔

ماشاءاللہ مبارک ہو میرے بچو۔۔شاہنواز آج بہت خوش تھے۔۔انھوں نے احان کو سینے سے لگایا تھااور عرشیہ کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

****

فلزااور فرتاشیہ ابھی اورحان کا بیگ پیک کررہی تھیں کیونکہ وہ واپس جارہا تھا۔۔سب لوگ اورحان کے روم میں ہی تھی۔۔وہاں بیٹھا کوئی بھی شخص اورحان کے جانے سے خوش نہ تھا۔۔ان کچھ ہی مہینوں میں وہ سب کے بہت قریب ہو چکا تھا۔۔

اورحان نہیں جاؤنہ۔۔آئینہ نے اداسی سے کہا تھا۔

زید لالا دیکھ لیں۔۔اورحان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔

اورحان۔۔ابھی وہ بات کرہی رہے تھے جب جنت کمرے میں داخل ہوئے تھی۔۔

جی۔۔اور حان جنت کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔

سب کہہ رہے ہیں تم جا رہے ہو۔۔کیا تم واقعی جا رہے ہو۔۔جنت نے فرتاشیہ اور فلزا کو دیکھ تھا جو اور حان کا بیگ پیک کر رہی تھی۔۔

ہاں۔۔اور حان کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔

لیکن تم نے تو بتایا بھی نہیں۔۔جنت کے دل میں ایک چوٹ سی لگی تھی۔۔

چوڑیل مجھے لگا تم خوش ہو گی میرے جانے سے اسی لیے سوچا تمھیں سرپرائز دے دوں۔۔

اور حان کی بات پر جنت نے عمر کی جانب دیکھا تھا اور بنا کچھ کہے باہر کی جانب چلی گئی تھی۔۔

اسے کیا ہوا۔۔اور حان جنت کے پیچھے گیا تھا۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔اور حان جنت کے پاس لاؤنج میں بیٹھا تھا۔۔

جنت مسلسل گھاس کو دیکھ رہی تھی۔۔

چوڑیل تم سے بات کر رہا ہو۔۔اور حان نے اپنا ہاتھ جنت کی آنکھوں کے سامنے لہرایا تھا جب ایک آنسو اور حان کی ہتھیلی پر گرا تھا۔۔

جنت تم رو رہی ہو۔۔اور حان گھٹنوں کے بل جنت کے قدموں میں بیٹھا تھا۔۔

کیا تم میرے جانے پر رو رہی ہو۔۔اور حان سب جانتا تھا۔۔

نہیں۔۔میرے سر میں بہت درد ہو رہا ہے۔۔تم جاؤ اپنی پیکنگ کرو۔۔اور چلے جاؤ۔۔جنت کی آواز میں تکلیف سی تھی۔۔

تم واقعی چاہتی ہو میں چلا جاؤ۔۔اور حان نے اپنے رومال سے جنت کے آنسو صاف کیے تھے۔۔

تم نے فیصلہ کر لیا ہے نہ تو جاؤ۔۔

اگر میری دوست ایسے روئے گی تو میں نہیں جاسکوں گا۔۔اور حان اب بھی جنت کے قدموں میں ہی بیٹھا تھا۔۔

عمر جو جنت کے پاس آیا تھا۔۔اور حان کو جنت کے قدموں بیٹھا دیکھ اسے ایک سیکنڈ بھی نہیں لگا یہ سمجھنے میں کہ اور حان اکبر جنت خان سے محبت کرتا تھا۔۔کیونکہ آج تک اور حان اکبر کسی لڑکی کے ساتھ کھڑا تک نہیں ہوا تھا وہ آج جنت کے قدموں میں بیٹھا تھا۔۔

صحیح ہے۔۔ نہیں روتی میں۔۔ تم جاؤ۔۔جنت اپنی جگہ سے اٹھی تھی اور اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

اور حان نے اسے جاتے دیکھ تھا۔۔اور پھر عمر کو دیکھا تھا اور عمر کی جانب بڑھا تھا۔۔

****

آج وہ دن آچکا تھا جو کوئی نہیں چاہتا تھا کہ آئے۔۔آج اور حان اکبر واپس جا رہا تھا۔۔شاہ حویلی کے سب لوگ آئے تھے اس سے ملنے۔۔

وہ سب سے مل رہا تھا۔۔سب سے ملنے کے بعد اب وہ ولی خان کے گلے لگا تھا۔۔

خدا حافظ بیٹا انتظار رہے گا تمھارا جلد واپس آنا۔۔ولی خان بھی اداس تھے۔۔

مت جاؤ نہ بچے۔۔بی جان نے اور حان کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔

بی جان میرا جانا ضروری ہے میرا سب کچھ وہی ہے۔۔اور حان نے پیار سے کہا تھا۔۔

کیا ہے وہاں۔۔صرف تمھارا کام ہے تمھارے سارے اپنے تو یہی ہیں۔۔یہی رہ جاؤ ہمارے پاس۔۔بی جان مایوس تھیں۔۔

بی جان سمجھیں نہ بات کو۔۔دو سال تک دوبارہ آجاؤ گا اور دوبارہ کبھی نہیں جاؤں گا۔۔لیکن ابھی مجھے جانا ہو گا۔۔اور حان نے بی جان کے ہاتھ چومے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

اب وہ شاہنواز صاحب سے ملا تھا۔۔

بچے۔۔ خیر سے جانا۔۔انھوں نے پیار سے کہا تھا۔۔

ویسے داجی میں ہمیشہ سوچتا تھا کہ مراد کو یہ خوبصورتی کہاں سے ملی ہے آج مجھے پتا چلا کہ اسے یہ خوبصورتی آپ سے ملی ہے۔۔اہاں یو ہینڈسم۔۔اور حان نے تنگ کرنے والے انداز میں کہا تھا۔۔

شیطان بچے۔۔شاہنواز صاحب کھل کر ہنسے تھے جس کی وجہ سے ان کے ڈمپل نمایاں ہوئے تھے۔۔

سب سے ملنے کے بعد اب وہ سیڑھیوں کے پاس کھڑی جنت کے پاس آیا تھا۔۔

جنت بہت اداس تھی اس کی اداسی اس کے چہرے پر واضح تھی۔۔۔

خدا حافظ چڑیل۔۔اور حان نے اپنا ہاتھ جنت کی جانب بڑھایا تھا۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

خدا حافظ۔۔۔ جنت کی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں۔۔اس نے اورحان کا ہاتھ تھاما تھا۔۔

اپنا خیال رکھنا۔۔پریشان مت ہونا۔۔ کبھی بھی میری ضرورت ہو تو تمھارا یہ دوست تمھارے لیے حاضر ہے صرف حکم کرنا۔۔اورحان نے مسکراتے ہوئے کہا تھا لیکن صرف وہی جانتا تھا کہ وہ کتنا اداس ہے۔۔اب میں چلتا ہوں۔۔اورحان نے اپنے ہاتھ کی جانب اشارہ کیا تھا جو جنت نے تھام رکھا تھا۔۔

اورحان کے اشارے پر جنت حوش میں آئی تھی اور اورحان کا ہاتھ چھوڑا تھا۔۔

جنت وہاں کھڑی بہت غور سے اورحان کو دیکھ رہی تھی۔۔جنت دعا کر رہی تھی کہ وقت کسی طرح رک جائے اورحان کہی نہ جائے۔۔آج اورحان آکبر جنت کو پہلے جیسا نہیں لگ رہا تھا۔۔پہلے کی نسبت جنت کے اورحان کے لیے احساس مختلف تھے ایک وہی تو تھا جس کے ساتھ جنت کو اچھا محسوس ہوتا تھا۔۔

اب وہ عمر اور مراد کے ساتھ حویلی کے باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔جب کہ پیچھے موجود سب لوگ چاہتے تھے کہ وہ نہ جائے۔۔اور حان اکبر کچھ ہی مہینوں میں ان سب کے بہت قریب آ گیا تھا۔۔اس نے بہت جلدی ان سب کے دلوں میں گھر بنا لیا تھا۔۔وہ اور حان اکبر تھا اسے دل جیتنا بہت اچھے سے آتا تھا۔۔

****

وہ تینوں اس وقت ایئرپورٹ پر موجود تھے۔۔

اور حان جلدی واپس آ جانا یار۔۔مراد اور عمر دونوں اور حان کے گلے لگے تھے۔۔

ہاں اپنا کام ختم کر کے آ جاؤں گا۔۔خیال رکھنا اپنا تم دونوں۔۔اور حان ان دونوں سے دور ہٹا تھا۔۔

ہاں تو بھی اپنا خیال رکھنا۔۔کوئی پریشانی ہو تو فوراً کال کر دینا۔۔مراد نے فکر سے کہا تھا۔۔

خیر سے جانا اور پہنچ کر کال کرنا۔۔اب کی بار عمر نے کہا تھا۔۔

ہاں صحیح جیسا تم دونوں کا حکم۔۔اور حان مسکرایا تھا جس پر وہ دونوں بھی مسکرائے تھے۔

اس کا خیال رکھنا۔۔وہ بہت معصوم ہے اس کے ساتھ رہنا اس کے بارے میں مجھے خبر دیتے رہنا۔۔خیال رکھنا کہ اسے کوئی نقصان نہ پہنچائے۔۔اور حان نے سنجیدگی سے اپنے سامنے کھڑے مراد اور عمر سے کہا تھا۔۔جس پر مراد اور عمر نے مسکرا کر سر ہاں میں ہلایا تھا۔۔انھیں معلوم تھا وہ کس کی بات کر رہا ہے۔۔

اب اور حان جا چکا تھا۔۔عمر اور مراد بھی اپنی کار کی جانب بڑھ گئے تھے۔۔

****

براق کیوں جا رہے ہو تم۔۔براق اپنا سامان پیک کر رہا تھا جب احان مراد عالیہان عرشیہ مریم اور حوریہ اس کے روم میں داخل ہوئے تھے۔۔

دل کر رہا ہے۔۔ براق نے کندھے اچکائے تھے۔۔

پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا کہ تم نے بغیر بتائے فلائٹ بوک کروائی ہو۔۔ مراد کے کہنے پر براق مسکرایا تھا۔۔

سوچا سرپرائز دے دوں۔۔ براق اب بھی نارمل ہی تھا۔۔

کیوں جارہے ہو تم۔۔ عالیہان نے براق کو بازو سے پکڑ کر اپنی جانب متوجہ کیا تھا جو اپنا سامان پیک کر رہا تھا۔۔

بتایا تو ہے دل کر رہا ہے۔۔ براق کے چہرے پر اب بھی مسکراہٹ تھی۔۔

پہلے تو دل نہیں کیا تو اب کیوں۔۔ عرشیہ براق کی حالت سے واقف تھی۔۔

پہلے حالات مختلف تھے۔۔

جیسی تمھاری مرضی براق لیکن یاد رکھنا سب کا بہت دل دُکھے گا جب تم جاؤ گے۔۔ مریم کا چہرا اداس سا تھا۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ارے میری سویت بھابی کون سا میں ہمیشہ کے لیے جا رہا ہو واپس آؤں گا۔۔ براق نے مسکراتے ہوئے مریم سے کہا تھا۔۔

****

داجی کہی جا رہے ہیں کیا۔۔ داجی کو لاؤنج میں دیکھ کر احان نے سوال کیا تھا۔۔

احان عالیھان اور مراد ایک ساتھ ہی تھے۔۔

ہاں خان حویلی جا رہے ہیں ہم۔۔ شاہنواز صاحب سنجیدہ تھے۔۔

خیریت۔۔ مراد کو آج داجی کچھ الگ سے لگ رہے تھے۔۔

بات کرنے جا رہے ہیں ہم حفسہ سے۔۔ ہم خود بات کریں گے۔۔ وہ میرے پوتے کا دل نہیں دُکھا سکتی۔۔

چلیں ہم بھی چلتے ہیں آپ کے ساتھ۔۔ مراد نے مسکراتے ہوئے کہا تھا جس پر داجی نے ہاں میں سر ہلا یا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ سب اپنی اپنی کار کی جانب بڑھے تھے۔۔

****

وہ سب ابھی خان حویلی کے اندر والے لاؤنج میں ہی بیٹھے ہوئے تھے۔۔ جب ولی خان اور آغا خان وہاں آئے تھے۔۔۔

سب سے ملنے کے بعد ابھی وہ بیٹھے تھے۔۔۔

آپ سب یہاں خیریت سب ٹھیک تو ہے نہ۔۔۔ ولی خان کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔

ہمیں حفصہ سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔ شاہنواز صاحب کی بات پر فراز صاحب آدھا معاملہ سمجھ چکے تھے۔۔ وہ اتنے دنوں میں اتنا تو جان چکے تھے شاہنواز صاحب براق شاہ کے لیے کچھ بھی کر سکتے ہیں۔۔

میں بُلاتی ہو حفصہ کو۔۔ فلزا کمرے کی جانب بڑھی تھی۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔دس منٹ بعد حفصہ بھی وہاں موجود تھی۔۔

وعلیکم السلام بچے۔۔یہاں آؤ ہمارے پاس ہمیں تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔شاہنواز صاحب نے بہت پیار سے کہا تھا کیونکہ سامنے کھڑی لڑکی کوئ عام لڑکی نہیں تھی وہ شاہنواز صاحب کے لاڈلے شاہ کا عشق تھی۔۔

جی۔۔شاہنواز صاحب کی بات نے حفصہ کو سوچ میں مبتلا کر دیا تھا کہ ایسی کون سی ضروری بات ہے۔۔

تو بچے مجھے بتاؤ ہمارا پوتا تمھیں کیسا لگتا ہے۔۔

جی۔۔شاہنواز صاحب کی بات پر حفصہ نے فراز صاحب کی جانب دیکھا تھا لیکن وہاں بیٹھے سب مرد خاموش تھے۔۔

بچے مجھے بتاؤ تم نے براق شاہ کے لیے انکار کیوں کیا۔۔

وہ۔۔حفصہ کے پاس کوئ جواب نہیں تھا۔۔

یہ بتاؤ کیا کوئی کمی ہے ہمارے پوتے میں۔۔شاہنواز صاحب کا لہجہ نرم تھا۔۔

ن۔نہیں۔۔حفسہ کو تو کبھی براق شاہ میں کوئی کمی نظر نہیں آئی وہ پرفیکٹ تھا۔۔

تو تم نے انکار کیوں کیا بچے۔۔

میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔حفسہ نے نظریں چوڑائی تھیں۔۔

تم بتاؤ کب تک انتظار کرنا ہے ہم کر لیں گے۔۔شاہنواز صاحب کی بات پر حفسہ نے انھیں دیکھا تھا۔۔

میں اب کبھی بھی شادی نہیں کروں گی۔۔میرا بھروسہ ٹوٹ چکا ہے میرے لیے اب کسی مرد پر بھروسہ کرنا بہت مشکل ہے۔۔حفسہ کے دل میں ایک درد سا آٹھا تھا۔۔

لیکن وہ اتنا نہیں جانتی تھی کہ وہ جس کے بارے میں بات کر رہی ہے وہ کوئی عام لڑکا نہیں تھا وہ براق شاہ تھا جس کے ساتھ غیر لڑکی بھی خود کو محفوظ سمجھتی تھی۔۔

تم کسی کی سزا میرے پوتے کو مت دو۔۔شاہنواز صاحب نے التجا کی تھی۔۔ان کی نظریں بلکل بتا رہی تھیں کہ وہ براق سے کتنا پیار کرتے ہیں۔۔

داجی مجھے معاف کر دیں۔۔میرا کوئی ارادہ نہیں ہے کہ میں براق یا آپ کا دل دُکھاؤں لیکن میں آپ کو جھوٹی امیدیں نہیں دی سکتی۔۔حفسہ کے الفاظ تھے یا پھر طوفان ان الفاظوں میں داجی کو براق شاہ کی زندگی ختم ہوتی نظر آ رہی تھی۔۔

بچے ایسا نہ کرو۔۔تم میرے شاہ کا عشق ہو۔۔وہ تمھارے بغیر ختم تو نہیں ہو گا لیکن وہ جی بھی نہیں سکے گا۔۔ہمارا پوتا تم سے بہت محبت کرتا ہے اسے برباد مت کرو اسے اس کی خوشیاں مت چھینو۔۔ہم تم سے اپنے پوتے کی خوشیاں مانگ رہے ہیں۔۔داجی نے اپنی سرداری کی پگڑی اُتار کر حفسہ کے قدموں میں رکھی تھی۔۔داجی کی اس حرکت پر وہاں بیٹھے سب مرد اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے تھے۔۔وہ کوئی معمولی پگڑی نہیں تھی۔۔وہ ان کی خاندانی پگڑی تھی۔۔شاہ حویلی کا مان۔۔شاہ حویلی کی شان و شوکت سب اس پگڑی سے تھی۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

داجی یہ کیا کر رہیں ہیں۔۔اس سے پہلے داجی اپنے پگڑی حفصہ کے قدموں میں رکھتے حفصہ نے ان کا ہاتھ تھام لیا تھا۔۔

بچے ہمارے شاہ کی خوشیاں تمھارے ہاتھ میں ہیں۔۔۔

آپ پلیز مجھے کچھ وقت دیں۔۔میں سوچ کر بتاتی ہوں۔۔حفصہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کہے۔۔

کتنا وقت چاہیے آپ کو۔۔اب کی بار مراد بولا تھا۔۔

تین سال۔۔حفصہ نے کچھ سوچ کر کہا تھا۔کیونکہ وہ اتنا تو جانتی تھی کہ اتنا لمبا انتظار کوئی نہیں کرتا۔۔

اچھا۔۔اب ہم تین سال بعد آئیں گے اسی تاریخ کو۔۔احان کا لہجہ نارمل ہی تھا۔۔

پلیز ایسا جواب دیجیے گا جس سے ہمارے شاہ کو تکلیف نہ ہو۔۔عالیہان شاہ کے کہنے پر حفصہ نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

****

www.novelsclubb.com